حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام علامہ اقبال کی نظر میں *

□ محمد لطیف مطہری کچوروی **

علامہ اقبال نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو بطور اسوہ پیش کیا ہے یہ اقبال کی بصیرت کی علامت ہے یعنی اقبال کی نظر میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی شخصیت بشریت کے لئے اسوہ ہے۔ خداوند تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام اور ائمہ اطہار علیہم السلام کو واسطہ فیض قرار دیا ہے اور تمام فیوضاتِ ظاہری اور معنوی اُنہی ہستیوں کے ذریعے مخلوق تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ یہ وسائطِ فیضِ خدا ہیں ان کی ذات سے مخلوق تک جو فیض پہنچتے ہیں ان میں سے ہدایت، معرفت اور علم ہے جو مقصدِ بعثت اور مقصدِ خلقتِ معصومین ہے۔ قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداوند تبارک وتعالیٰ نے بطورِ اسوہ پیش کیا ہے{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ الله أُسْوَة حَسَنَة}حضرت ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی خدا نے بعنوانِ اسوہ پیش کیا ۔علامہ اقبال نے بھی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو پوری انسانیت مخصوصا خواتین کے لئے ایک بہترین نمونہ عمل کے طور پیش کیا۔ علامہ اقبال سے پہلے ائمہ معصومین علیہم السلام نے انسانوں کی ہدایت کے لئے پہلے ہی فرمایا تھا چنانچہ امام زمان عجل اللہ تعالی الشریف فرماتے ہیں :{ في إبنَةِ رسُولِ اللهِ (ص) لِي أسوَةٌ حَسَنَةٌ }بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی میرے لئے نمونہ عمل ہے۔

اقبال کی نظر میں بھی پنجتن پاک کا گھرانہ مقدس و مطہر ہے اس لئے اس گھر کی چوکھٹ پر اپنی جبینِ نیاز جھکانے کو باعثِ افتخار سمجھتے ہیں۔ علامہ اقبال پر خدا نے یہ لطف کیا ہے کہ اُنہیں غیر

معمولی بصیرت عطا کی ہے یہ بصیرتیں خدا نے سب کیلئے رکھی ہوئی ہیں لیکن خدا اُن کو دیتا ہے جو اس کے قدردان ہوں، جو اپنی ابتدائی بصیرت کو دُنیا کے چھوٹے اُمور میں صرف کردیں تو خدا عالی بصیرت ان کو نہیں دیتا لیکن جو اپنے اندر اس گوہر کے قدردان ہوتے ہیں، خدا اُنہیں بصیرتِ عظیم عطا کرتا ہے۔ تاریخ بشریت میں انگشت شمار لوگ ہیں جو بصیرتِ برتر کے مالک ہیں۔ علامہ اقبال حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام کی بارگاہ میں عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

جنابِ مریمؑ بہت باعظمت اور پاکیزہ خاتون ہیں۔ علامہ اقبال کی نظر میں حضرت مریم سلام اللہ علیہا اسوۂ ہے، خدا نے جناب مریم سلام اللہ علیہا کو بعنوانِ اسوہ متعارف کروایا ہے۔ حضرت مریم سلام اللہ علیہا ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھیں کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے قصہ مریم بتانا شروع کردیا کہ مریم پیدا کیسے ہوئی، دُنیا میں کیسے آئی؟ انسانیت کے درجات ہیں اگر ایک شخصیت اعلیٰ درجے فائز ہو تو اس کے معانی یہ نہیں ہیں کہ چھوٹے یا نچلے درجے پر جو ہے وہ ناقص ہو۔ حضرت مریم سلام اللہ علیہا اسوۂ کاملہ ہیں۔ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا اسوہ ہونا حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے برتر ہونے کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا میں کوئی نقص ہے، بلکہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا میں فراوان کمالات ہیں، لہٰذا پہلے اقبال اسے بطور اسوۃ پیش کرتا ہے جسے قرآن نے پیش کیا ہے۔ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی عظمت اور مقام بیان کرنے کیلئے اقبال نے ایک مسلم قرآنی والٰہی اسوہ پہلے چنا ہے اور ان کو پیش کرکے کہا کہ مریم کے بارے میں کسی کو شک وشبہ نہیں ہے کہ اسوہ ہے کیونکہ جناب مریم سلام اللہ علیہا وہ ہستی ہیں جن کی عصمت پر قرآن میں اور آسمانی کتابوں میں گواہی دی گئی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام جن کو خدا نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا کا

کفیل بنایا۔ جناب مریم سلام اللہ علیہا نوجوانی میں اس قدر پاکیزہ اور باکمال ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام مریم سے متاثر ہیں اور مریم سے الہام لیتے ہیں، رسول خدا جناب مریم سلام اللہ علیہا سے الہام لیتے ہیں۔ قرآن کا مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوئے اگرچہ کفیل اور ذمہ دار تھے، دیکھتے ہیں کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس بہت ساری چیزیں موجود ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے سوال کرتا ہے کہ یہ سب کہاں سے آیا ہے؟ حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ یہ سب خدا کی طرف سے آیا ہے خدا جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ {كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ يَامَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَاذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَاب} جب زکریا اس کے حجرہ عبادت میں جاتے تو اس کے پاس طعام موجود پاتے، پوچھا: اے مریم! یہ {کھانا} تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ کہتی ہے: اللہ کے ہاں سے، بے شک خدا جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

پس مریم ایک اسوۂ کاملہ ہیں لیکن حضرت زہراء برتر اسوہ ہیں یعنی مقاماتِ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا مقاماتِ حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے برتر ہیں۔ جناب مریم اپنے زمانے کے عورتوں کی سردار تھیں لیکن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ رسول خدا فرماتے ہیں: {كانت مريم سيدة نساء زمانها اما ابنتى فاطمه فهى سيدة نساء العالمين من الاولين و الاخرين} جابر بن عبد اللہ انصاری نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت بھوکے تھے اور آپؐ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور کھانے کا سوال کیا۔ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے جواب دیا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں یہاں تک کہ حسنین بھی بھوکے ہیں۔ رسول خدا واپس چلے گئے اتنے میں ایک عورت نے دو روٹی اور ایک گوشت کا ٹکڑا جناب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپؑ نے اسے پکایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے پر دعوت دی درحالیکہ حسنین علیہم السلام اور حضرت علی علیہ السلام بھی بھوکے تھے۔ آپؑ نے غذا

کے برتن کو رسول خدا ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول خدا ﷺ نے جب برتن کو کھولا تو برتن گوشت اور روٹی سے بھرے ہوئے تھے۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے سوال کیا بیٹی اسے کہاں سے لائے ہو ؟آپؑ نے فرمایا:{هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب} یہ اللہ کی طرف سے ہے اور خدا جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا:{الحمد لله الذى جعلک شبيهة سيدة نساء بنى اسرائيل} تمام تعرفین اللہ کے لئے جس نے تجھے مریم جیسا قرار دیا۔ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ اس غذا کو تمام ہمسائیوں نے بھی تناول کیا اور خدا نے اس میں برکت عطا کی۔

خداوند متعال حدیث قدسی میں پیغمبر اکرم ﷺ اور امام علی علیہ السلام کے وجود مبارک کو جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کے وجود کی مرہون منت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے : {لولاک لما خلقت الافلاک ولو لا علی لما خلقتک و لو لا فاطمه لما خلقتکما} اے رسول آپ کو خلق کرنا مقصود نہ ہوتا تو کائنات کو خلق نہ کرتا اور علی کو خلق کرنا مقصود نہ ہوتا تو آپ کو خلق نہ کرتا اور فاطمہ کو خلق کرنا مقصود نہ ہوتا تو آپ دونوں کو خلق نہ کرتا۔ جب فرشتوں نے کساء کے اندر موجود افراد کے بارے میں سوال کیا تو خالق کائنات نے جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کو مرکزیت قرار دیتے ہوئے آپ کے ذریعے تعارف کرایا:{هم فاطمة وأبوها و بعلها وبنوها} جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کائنات کی واحد شخصیت ہے جس کا وجود جنت کے پھل کے ذریعے تیار ہوا اسی لئے رسول خدا ﷺ بار بار آپ کو بوسہ دیتے اور جنت کے پھل کی خوشبو آپ سے سونگھتے۔ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:{فاذا اشتقت لتلک الثمار قبلت فاطمة فاصبت من رائحتهاجميع تلک الثمار التى اكلتها} جناب مریم علیہا السلام کے بارے میں ایسا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کی ولادت کے بارے میں فرماتے ہیں : {فولدت فاطمة {ع}فوقعت

علی الارض ساجدۃ } جناب فاطمہ زہراء علیہاالسلام ولادت کے وقت ہی خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئیں۔

علامہ اقبال نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی ایک نسبت جبکہ حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام کے لئے تین نسبتیں بیان فرمائی ہیں۔ علماء جب فضائل کو تقسیم کرتے ہیں تو فضائل کی کئی قسمیں بیان کرتے ہیں، ایک فضائل نفسی اور دوسری فضائل نسبی۔ فضائل نفسی وہ سے مراد وہ فضائل ہیں جو کسی شخصیت کے اندر ذاتی طور پر موجود ہوتا ہے ۔ فضائل نسبی وہ صفات ہیں جو دوسری چیز کے ساتھ نسبت دینے سے اس کے اندر لحاظ ہوتی ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا میں دونوں طرح کی صفات اور فضائل ہیں۔ وہ فضائل جو کسی اور سے منسوب ہونے کی وجہ سے ان میں پائے جاتے ہیں یہ بھی حقیقی فضائل ہیں اور وہ فضائل بھی پائے جاتے ہیں جو کسی سے منسوب ہوئے بغیر خود ان کی ذات کے اندر موجود ہیں۔ جناب مریم سلام اللہ علیہا کو اگر ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نسبت دے کر دیکھیں تو مریم بہت باعظمت ہے۔ اس لئے کہ نبی خدا کی ماں ہونا ایک صفت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ منسوب کرنے سے حضرت مریم سلام اللہ علیہا میں آئی ہے۔ درحقیقت حضرت مریم سلام اللہ علیہا جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ماں بنے کی وجہ سے باکمال خاتون نہیں بنی بلکہ پہلے مریم میں کمالات رکھے تاکہ جناب عیسیٰ کی ماں بننے کے قابل ہو جائے، پہلے کمالاتِ نفسی اور کمالاتِ ذاتی مریم میں آئے، ان کمالات کے نتیجے میں نسبی کمالات پیدا ہوئے، یعنی ہر خاتون عیسیٰ کی ماں بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے اندر موجود کمالاتِ نفسیہ نے حضرت مریم کو اس قابل بنایا کہ وہ عیسیٰ کی ماں بنے۔ جناب حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ ایک طرف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت والدِ گرامی، دوسری جانب بحیثیت ماں ملیکۃ العرب حضرت خدیجۃ الکبریٰ

تیسری اور چوتھی جانب مولائے کائنات علی مرتضٰی بحیثیت شوہر اور سردارانِ جنت بحیثیت اولاد تھے۔ علامہ اقبال نے جناب سیدہ کی ان نسبتوں کا ذکر کرکے یہ ثابت کر دکھایا کہ آپ کائنات کی سب سے اعلیٰ وارفع بیٹی، بہترین زوجہ اور عظیم ترین ماں ہیں۔ وہ ماں جس کی آغوش میں ایسے فرزند پروان چڑھے جو سرمایۂ دین اور حاصلِ پیغمبر اسلام تھے۔ نورِ چشم رحمۃ للعالمین آن امام اولین وآخرین

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا رسول خداؐ کی نورِ چشم ہیں، نہ صرف بیٹی ہیں بلکہ قرۃ العین ہیں، نورِ چشمِ رسول اللہؐ ہیں. یہ بہت خوبصورت تعبیر ہے کہ آپؐ نے فرمایا: {فاطمة بضعة منی و هی نور عینی و ثمرة فوادی و روحی التی بین جنبی و هی الحورا ء الانسیة} فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میری روح کا حصہ ہے، وہ انسانی شکل میں ایک فرشتہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا نفس کوئی احساساتی نفس نہیں ہے بلکہ آپؐ انسانِ کامل ہیں یعنی وہ ذات جس پر احساسات غلبہ نہیں کرتے۔ رسول خدا جب بیٹی کو دیکھتا ہے تو آنکھوں میں ٹھنڈک آجاتی ہے، ظاہر سی بات ہے کہ یہ احساساتِ پدرانہ نہیں ہیں۔

آنکہ جان در پیکر گیتی دمید روزگارِ تازہ آئین فرید

وہ رسول اللہ ﷺ جس نے اس جہان کے اندر ایک تازہ روح پھونک دی، مردہ عالم کے اندر آکر ایک روح پھونک دی، اس جہان کے اندر ایک نیا اور تازہ آئین اور دین لے کر آئے اور اس کے ذریعے بشریت کو زندہ کیا۔

بانوئے آن تاجدارِ ہل أتی مرتضٰی مشکل کشاء شیر خدا

دوسری نسبت یہ ہے کہ حضرت زہرا اس تاجدار کی زوجہ ہے جس کے سر پر تاج ہل أتی رکھا ہوا ہے، یعنی جس کے سر پر سورۂ دہر کا تاج رکھا ہوا ہے۔ ہمسری یعنی ہم پلہ ہونا، ہم پلہ ہونے سے مراد صرف جسمانیت نہیں ہے بلکہ ہم پلہ یعنی کمالات اور فضائل جو امیر المومنین علیہ السلام کی

ذات میں ہیں ان کا ایک نمونہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا میں ہونا ضروری ہے ورنہ ہم پلہ، ہمسر اور کفو نہیں بن سکتے۔

پادشاہ و کلبہ ایوان او　　یک حسام و یک زرہ سامان او

اس تاجدار کا قصرِ بادشاہی ایک کلبہ اور جھونپڑا ہے اور تمام سامانِ زندگی ایک شمشیر اور ایک زرہ ہے۔ علامہ اقبال یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فضیلتِ انسانی ان اُمور سے حاصل نہیں ہوتی۔ ایک مصنف کا جملہ ہے کہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات مادّی دُنیا کے لحاظ سے غریب ترین گھر یعنی جھونپڑے میں پیدا ہوئے اور آج دُنیا کی عظیم ترین عمارتوں کے اندر گھٹیا ترین لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔

مادرِ آن مرکزِ پرکارِ عشق　　مادرِ آن کاروانِ سالارِ عشق

جناب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پرکارِ عشق کے مرکز کی ماں ہے، عشق کا مرکز امام حسین علیہ السلام ہیں اور امام حسین کی ماں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا ہیں یعنی اس کاروانِ عشق کے سالار کی ماں ہے۔ کربلا میدانِ عشق ہے، حسین۔امامِ عشق ہے بہت چیدہ چیدہ اور انگشت شمار لوگوں کو ہی کربلا اور امام حسین علیہ السلام سمجھ میں آیا ہے۔ علامہ اقبال ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق　　یکی حسین رقم کرد و دیگری زینب

علامہ اقبال حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند اکبر امام حسن مجتبی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

آن یکی شمع شبستان حرم　　حافظ جمعیت خیر الامم

ایک بیٹا مرکزِ پرکارِ عشق اور سالارِ کاروانِ عشق ہے اور دوسرا شمعِ شبستانِ حرم ہے۔ اسلامی تاریخ کی یہ وہ درخشاں ترین شخصیت ہے جنہوں نے ملتِ اسلامیہ کا شیرازہ ایک نازک دور میں بکھرنے سے بچایا اور یہ ثابت کر دیا کہ امت کی شیرازہ بندی میں امام کی حیثیت، نظامِ کائنات میں سورج کی مانند ہوتی ہے۔

تانشیند آتشِ پیکار و کین　　پشتِ پازد بر سرِ تاج و نگین

امام حسن مجتبی علیہ السلام نے تاج و نگین اور اقتدار کو ٹھکرادیا تاکہ یہ خیر الامم اور یہ اسلامی جمعیت واُمت مسلمہ باقی رہے۔

آن دگر مولائے ابرارِ جہان　　قوتِ بازوئے احرارِ جہان

تمام عالم کے ابراروں کے مولا سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ہیں، دُنیا میں جتنے بھی حریت پسند لوگ ہیں ان سب کی قوتِ بازو، ان سب کے حوصلہ، جوش، ولولہ کے اندر جس زور اور توانائی آجاتی ہے اور جس کے تذکرے سے عزم ملتا ہے جس کے ذکر سے ان کے اندر قوت آتی ہے وہ بھی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا بیٹا ہے۔ ابرارِ جہاں اور احرارِ جہاں حسین علیہ السلام کی ذات ہے، جتنے بھی دُنیا میں حریت پسند ہیں انہوں نے حریت کا سبق حسین سے سیکھا ہے اسی لئے شاعر کہتا ہے:

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکاری گی ہمارے ہیں حسین

علامہ اقبال امام حسین علیہ السلام کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:

در نوائے زندگی سوز از حسین اہلِ حق حریت آموز از حسین آغوشِ فاطمہ کے دوسرے پروردہ امام حسین علیہ السلام نے بھی اپنی ماں کی تربیت کا مظاہرہ میدان کربلا میں کیا۔ دلبندِ زہراء امام حسین علیہ السلام نے میدانِ کربلا میں جو تین دن انتہائی گرسنگی اور تشنگی کے عالم میں گزارے۔ اس کی مشق حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے انہیں بچپن میں کروائی تھی۔ جس ہستی نے بچپن ہی میں ایک سائل کی خاطر بارہا بھوک برداشت کی ہو اس کے لیے یہ امر کافی آسان ہے کہ اسلام کی بقاء کی خاطر مع اہل وعیال اور احباب واصحاب مصائب وآلام کا پہاڑ دوش صبر پر اٹھائے۔

این حسین کیست کہ عالم ہمہ دیوانہ ی اوست
این چہ شمعی است کہ جانہا ہمہ پروانہ ی اوست

علامہ اقبال حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو بطور ماں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سیرتِ فرزندھا از اُمّھات　　جوہرِ صدق و صفا از اُمّہات

ایک حکیم کا قول ہے کہ "کسی قوم کی تہذیب کو جانچنے کا صحیح معیار یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ اس میں عورت کا کیا مقام ہے۔ اگر عورت ذلیل ہے تو سمجھ لیجئے کہ قوم بھی ذلیل اور تہذیب سے عاری ہے۔ مائیں جس قدر بالغ نظر، پاکدامن اور تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ ہوں گیں اُسی قدر قوم میں دوراندیش، صالح خصلت اور صاحبِ فراست افراد پیدا ہوں گے۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول　　مادران را اسوۂ کامل بتول

عظیم ماؤں سے محروم قوم عظیم فرزندوں سے بھی تہی دست ہوتی ہیں۔ نتیجتاً یہ قومیں زوال آمادہ ہو جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ فنا کے گھاٹ اترتی جاتیں ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ماؤں کیلئے اسوۂ کاملہ ہیں، مائیں اتنی پاکیزہ ہوں، ان کا وجود اتنا آمادہ ہو تاکہ اس جیسا پھل ماؤں کے شجرۂ وجود پر لگے۔

بہر محتاجی دلش آن گونہ سوخت　　بہ یہودی چادرِ خود رافروخت

ایک ضرورت مند کی خاطر اتنا حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا دل جلتا ہے کہ اپنی شادی کے لباس کو بھی بخش دیتی ہے۔اسی طرح ایک سائل کی مشکل کو حل کرنے کی خاطر حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے اپنی چادر حضرت سلمان کو یہ کہہ کر دے دی اسے گروی رکھ کر سائل کی شکم سیری کا اہتمام کردو۔

نوری وھم آتشی فرمانبرش　　گم رضائش در رضائش شوہراش

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی رِضا اپنے شوہر کی رِضا میں فانی ہے، حضرت علی علیہ السلام کی بات کے آگے ان کی کوئی بات نہیں ہے، حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام اس چیز پر راضی ہیں جس پر حضرت علی علیہ السلام راضی ہو۔

آن ادب پروردۂ صبر ورضا　　آسیا گردان ولب قرآن سرا

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا ادب پروردۂ رسول خداﷺ ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ نے آپ کی تربیت کی اور صبر ورِضا کے ادب سے مؤدب کیا، اس لئے تو آپ مقامِ رِضا پر فائز

تھیں۔ اپنے ہاتھ سے چکی چلاتی تھیں یہ باعظمت بی بی اپنے ہاتھ سے چکی چلاتی ہے اور چکی کے دوران زبان پر شکوہ بھی نہیں ہے کہ چکیاں چلا چلا کر ہاتھوں پہ چھالے پڑ گئے ہیں بلکہ چکی چلاتی ہے اور ہمیشہ زبان پر قرآن کا ورد ہے۔

ابو نعیم اصفہانی نقل کرتے ہیں :{لقد طحنت فاطمة بنت رسول الله حتى مجلت يدها ،وربا،و اثر قطب الرحى فى يدها} آپؑ فرماتی ہیں :{حبب الى من دنياكم ثلاث: تلاوة كتاب الله و النظر فى وجه رسول و الانفاق فى سبيل الله} تمہاری دنیا میں میری پسندیدہ چیزیں تین ہیں :۱- تلاوت قرآن ۲- رسول خدا (ص) کیے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا ۳-خدا کی راہ میں انفاق و خیرات کرنا. حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں، اس وقت گھر کا سخت ترین کام چکی چلانا ہوتا تھا، لوگ غلاموں سے چکی چلواتے تھے اور تاجدارِ ھل اتی کے گھر میں ملکہ قصر حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام خود چکی چلا رہی ہیں اور ساتھ قرآن پڑھ رہی ہیں۔ گریہ ہائے اوز بالین بے نیاز گوہر افشاندی بہ دامانِ نماز

حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام نماز میں روتی تھیں. عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا سیدۂ کونین شب و روز اس قدر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں کہ کہ والدِ گرامی کی مانند آپ کے پائے مبارک متوّرم ہو جاتے۔امام خمینیؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مریمؑ کے بارے میں نہیں دیکھا کہ آپؑ کے پائے مبارک عبادت الٰہی میں مشغول رہنے کی وجہ سے متورم ہو گئے ہوں لیکن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے قدم مبارک کثرت عبادت الٰہی کی وجہ سے متورم ہو جاتے تھے ۔ عبادت میں ہمیشہ دوسروں کو دعا کرتے یہاں تک کہ حسنین علیہم السلام کے سوال کے جواب میں فرمایا: {الجار ثم الدار} پہلے ہمسایے اس کے بعد گھر والے۔

اشک اوبر چید جبرئیل از زمیں　　ہمچو شبنم ریخت بر عرشِ بریں

جبرئیل امین آسمان سے زمین پر آتے تھے اور حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے آنسو اکٹھے کرتے اور عرشِ بریں پر جا کر ان کو شبنم کی طرح بکھیرتے تھے لہٰذا علامہ اقبال کے نزدیک عرشِ بریں کا معطر ہونا حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے آنسوؤں سے تھا۔ عرشِ بریں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے آنسوؤں سے معطر اور منور ہے۔امام خمینیؒ فرماتے ہیں: حضرت زہراء علیہاالسلام کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جبرئیل امین آپؑ کے پاس تشریف لاتے اور آپؑ کو تسلیت پیش کرتے اور آئندہ رونما ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کرتے۔

آخر میں علامہ اقبال کی اس والہانہ عقیدت کا اندازہ ذیل کے دو اشعار کے ذریعے کر سکتا ہے:

رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جنابِ مصطفیٰ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہ ھا بر خاک او پاشیدمے

آئینِ حق میرے پاؤں کی زنجیر بنا ہوا ہے اور مجھے اسلام اجازت نہیں دیتا اور اسی طرح جنابِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا مجھے پاس ہے اور فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مانع نہ ہوتا تو میں ساری عمر آپؑ کی قبر کے گرد طواف کرتا اور میرا ایک ہی کام ہوتا کہ میں تربتِ پاکِ حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام پر فقط سجدہ کرتا۔

کاش علامہ اقبال اپنے اس خوبصورت اشعار میں نام نہاد مسلمانوں کے اس کردار کی بھی

عکاسی کرتے جو انہوں نے بعد از رحلت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے ساتھ انجام دیے۔ ان مشکلات اور مصیبتوں کا تذکرہ جناب حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اپنے اشعار میں یوں بیان کرتی ہیں:

ماذا علی من شم تربۃ احمد　　الا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انہا　　صبت علی ایام صرن لیالیا

اے بابا! آپ کے بعد مجھ پر اتنے ستم ڈھائے گئے کہ اگر یہ روشن دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتوں میں بدل جاتے۔

آیۃ اللہ اصفہانی کمپانی کے چند اشعار کے ذریعے اس مقالہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پر ڈھائی گئی مصیبت کا کچھ اندازہ ہو۔

ملاٍ جہل القوم فان النار　　لا تطفی نور اللہ جل وعلا

یہ لوگ کس قدر جاہل اور ناداں تھے جو یہ نہیں جانتے تھے کہ نور خدا کو آتش کے ذریعے خاموش نہیں کر سکتے۔

الباب والدماء والجدار　　شہود صدق ما بہا خفاء

دروازہ، خون اور دیوار یہ سب گواہ ہیں ان چیزوں پر جسے دنیا چھپانا چاہتے ہیں۔

ولست اِدری خبر المسمار　　سل صدر ہا خزانۃ الاسرار

دراوزے میں موجود کیل کا مجھے کوئی علم نہیں اگر جاننا چاہتے ہو تو جناب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے سینہ اطہر سے پوچھ لو جو اسرار الہی کا خزانہ ہے۔ خداوند و متعال ہمیں مقام حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کو سمجھنے اور انہیں اپنی زندگیوں کے لئے اسوہ قرار دینے کی توفیق دے۔

{السّلام علیک أیّتها الصدّیقة الشهیدة الممنوعة إرثُها، المکسور ضلعها، المظلوم بعلها، المقتولِ وَلَدُها}

حوالہ جات:

۱. حلیۃ الاولیاء ج۲ص۴۰۔
۲. المستدرک علی الصحیحین، ج۳ص۱۵۴
۳. انسان،۹۔
۴. آل عمران، ۱۶۴۔
۵. احزاب، آیت ۲۱۔
۶. بحار الانوار، ج۵۳، ص۱۷۸، باب ۳۱۔
۷. آل عمران، ۳۷۔
۸. زہراء برترین بانوی جہان، آیۃ اللہ مکارم شیرازی۔
۹. زمخشری نے کشاف میں اور سیوطی نے در المنثور میں سورۃ آل عمران کی آیت ۳۷ کی تفسیر میں اس واقعے کو نقل کئے ہیں۔
۱۰. احمد رحمانی ہمدانی، فاطمۃ بہجۃ قلب المصطفیٰ، ص۹، بہ نقل از کشف اللئالی، صاحب بن عبدالوہاب بن العرندس.
۱۱. مفاتیح الجنان، ص۱۲۱۱.
۱۲. ذخائر العقبی، ص۳۶۔
۱۳. ذخائر العقبی، ص۴۴۔
۱۴. ریاحیین الشریعۃ، ج۱ص۳۱۔ زہراء برترین بانوی جہان، آیۃ اللہ مکارم شیرازی۔
۱۵. فکر اقبال، خلیفہ عبدالحکیم۔
۱۶. مشرب ناب، ش۵۔

۱۷. حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۱۔
۱۸. وقایع الایام خیابانی، جلد صیام، ص ۲۹۵
۱۹. سخنرانی امام خمینیؒ، تلویزن ایران، شبکہ یک۔
۲۰. صحیفہ نور، ج ۱۹، ص ۲۷۸.
۲۱. زندگانی حضرت زہراء سلام اللہ علیہا، سید ہاشم محلاتی۔